https://farid.ps/articles/israel_bombing_of_the_hotel_sacher_in_vienna/ur.html

1947 میں ویانا کے ہوٹل ساخر پر بم دھماکہ: سلطنت کے سائے میں دہشت گردی

دوسری عالمی جنگ کے بعد کی نازک امن میں یورپ استحکام کی آرزو رکھتا تھا۔ شہر ویران ہو چکے تھے، بچ جانے والے اپنی زندگیاں دوبارہ بنا رہے تھے اور بین الاقوامی تعاون کا وعدہ ملبے کے درمیان چمک رہا تھا۔ تاہم، اس نازک بحالی کے بیچ میں بھی تشدد غائب نہیں ہوا۔ **15 فروری 1947** کی رات کو، ویانا کے مشہور ہوٹل ساخر کے تہہ خانے میں ایک بم پھٹا — صیہونی نیم فوجی گروپ **ارگن زوائی لیومی** نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی۔

ہوٹل، جو شہر میں برطانوی فوجی اور سفارتی ہیڈکوارٹر کے طور پر کام کر رہا تھا، کو شدید ساختمانی نقصان پہنچا۔ کئی برطانوی عملہ زخمی ہوئے — کچھ رپورٹس میں تین زخمیوں کا ذکر تھا — اور دھماکے نے گوداموں اور دفاتر کو تباہ کر دیا۔ آسٹرین پولیس اور برطانوی انٹیلی جنس نے تیزی سے تحقیقات کی اور دھماکے کو اس وقت یورپ میں فعال ارگن کے ایلچیوں سے جوڑا۔ یہ حملہ بیرون ملک برطانوی اہداف کے خلاف ایک وسیع تر پروپیگنڈہ اور انتقامی مہم کا حصہ تھا، جو لندن کی جنگ کے بعد کی پالیسی کے خلاف احتجاج تھا جو فلسطین میں یہودی ہجرت کو محدود کر رہی تھی۔

دھماکوں کا پیغام واضح تھا: سیاسی دہشت گردی جنگ سے بچ گئی تھی۔ ارگن، جو فلسطین میں برطانوی تسلط کے خاتمے کے لیے لڑ رہا تھا، نے اپنی مہم کو مشرق وسطیٰ سے آگے جنگ کے بعد کے یورپ کے دل تک پھیلا دیا تھا۔ ہدف کا انتخاب — ایک تاریخی لگژری ہوٹل جو اس وقت برطانوی کمانڈ سینٹر کے طور پر کام کر رہا تھا — نے اس عمل کو آسٹریا سے کہیں آگے گونجنے کی ضمانت دی۔

1946 میں یروشلم کے ہوٹل کنگ ڈیوڈ پر بم دھماکے جیسے زیادہ مہلک حملوں سے سایہ پڑنے کے باوجود، ویانا کا واقعہ اس کی نمائندگی کی وجہ سے یاد رکھنے کے قابل ہے: ایک ایسی دنیا میں دہشت گردی کی سیاسی آلے کے طور پر دوبارہ ابھرنا جو ابھی بھی اپنے مردوں کا سوگ منا رہی تھی۔ ہوٹل ساخر پر بم دھماکہ آزادی کا عمل نہیں تھا؛ یہ قانون کی حکمرانی پر حملہ تھا — ایک خطرناک یاددہانی کہ انصاف کے مقاصد کبھی دہشت گردی کے ذرائع سے پورے نہیں ہوتے۔

منتقلی میں ایک شہر: ویانا اور جنگ کے بعد کا نظام

1947 میں ویانا ایک تقسیم شدہ اور تھکا ہوا شہر تھا۔ ایک زمانے میں سلطنت کی چمکدار دارالحکومت، اب چار قبضہ کرنے والی طاقتوں — امریکہ، برطانیہ، فرانس اور سوویت یونین — کے درمیان تقسیم تھا۔ برطانویوں نے اپنا مرکزی فوجی ہیڈکوارٹر سٹیٹ اوپیرا کے سامنے واقع خوبصورت ہوٹل ساخر سے چلایا تھا۔ اس کی کرسٹل جھاڑ فانوسوں اور مخمل کے پردوں کے نیچے افسران تعمیرِنو، انٹیلی جنس اور آسٹریا میں برطانوی زون کی انتظامیہ کا ہماہنگ کر رہے تھے۔

عظمت اور تباہی کا تضاد نمایاں تھا۔ جنگ کے دوران اتحادی ہوائی حملوں نے ویانا کے رہائشی اسٹاک کا تقریباً پانچواں حصہ تباہ کر دیا تھا۔ ہزاروں بے گھر تھے، اور جنگ کے بعد کی تناؤ، بے گھری اور کینہ کی اسی بھری ہوئی ماحول میں ارگن نے حملہ کیا۔

حملہ اور اس کے نتائج

15 فروری 1947 کے ابتدائی اوقات میں، ایک سوٹ کیس میں چھپی ہوئی طاقتور ٹائمر بم ہوٹل ساخر کے تہہ خانے میں پھٹی۔ لواہوں نے عمارت کو ہلانے اور سڑک پر شیشے توڑنے والے دھماکوں کو یاد کیا۔ برطانوی حکام نے جگہ کو تیزی سے محفوظ کیا، مشتبہ افراد پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا اور صرف کہا کہ "محدود چارج والے سوٹ کیس بم" ذمہ دار تھے۔

آسٹرین پولیس نے متوازی تحقیقات شروع کی اور انٹیلی جنس برطانوی کمانڈ کے ساتھ شیئر کی۔ ان کی رپورٹس نے دھماکے کو جعلی دستاویزات کے ساتھ وسطی یورپ کا سفر کرنے والے ارگن آپریٹرز سے جوڑا — ایک نیٹ ورک جو پہلے ہی اٹلی اور جرمنی میں ضد برطانوی سرگرمیوں میں ملوث تھا۔

دو ہفتے بعد ویانا میں ارگن کے ایلچیوں نے دھماکے کی ذمہ داری قبول کرنے والے خطوط تقسیم کیے۔ گروپ نے حملے کو برطانوی ہجرت کی پابندیوں کے خلاف احتجاج اور یورپ میں "برطانوی سامراج" کے خلاف اپنی مہم کا حصہ قرار دیا۔ ان کا پیغام سرد اور عملی تھا: یہ ثابت کرنا کہ برطانوی طاقت کو نہ صرف فلسطین میں بلکہ جہاں کہیں اس کا جھنڈا لہراتا ہے وہاں حملہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ فوجوں کے درمیان جنگ نہیں تھی؛ یہ خوف کے ذریعے حساب شدہ جبر تھا۔ صرف چند لوگوں کے زخمی ہونے کا حقیقت اس لی فطرت کو نرم نہیں کرتی۔ بم ایک ایسی عمارت میں رکھی گئی تھی جو فوجی عملہ، ہوٹل ملازمین اور شہریوں میں مشترک تھی — لوگ جو ہزاروں کلومیٹر دور مینڈیٹ تنازعہ میں کوئی حصہ نہیں رکھتے تھے۔

تشدد کا جال: یورپ میں ارگن کے آپریشنز

ہوٹل ساخر پر حملہ برطانوی مینڈیٹ کے آخری سالوں میں ارگن کی طرف سے چلائی جانے والی وسیع تر غیر ملکی تشدد مہم کا حصہ تھا۔ 1946 سے 1947 تک گروپ نے یورپ بھر میں برطانوی تنصیبات پر حملوں کی ایک سریز کو منظم یا متاثر کیا — روم میں برطانوی سفارتخانے پر بم دھماکہ (1946)، اٹلی اور جرمنی میں ٹرانسپورٹ لائنوں کی توڑ پھوڑ، اور قبضہ شدہ علاقوں میں چھوٹے دہشت گردی کے اعمال۔

اگرچہ ارگن کے زیادہ تر آپریشنز حکومتی یا فوجی اہداف پر تھے، وہ اکثر شہریوں کو خطرے میں ڈالتے تھے، مزاحمت اور دہشت گردی کے درمیان اخلاقی فرق کو دھندلا دیتے تھے۔ جولائی 1946 میں ہوٹل کنگ ڈیوڈ پر بم دھماکہ جس نے 91 افراد کو ہلاک کیا — یہودیوں، عربوں اور برطانویوں سمیت — اس ابہام کی عکاسی کرتا تھا۔ ارگن نے اسے فوجی کمانڈ پر حملہ قرار دیا؛ دنیا نے اسے اجتماعی قتل قرار دیا۔

ویانا کا دھماکہ وہی منطق شیئر کرتا تھا۔ اس کے رہنما فوجی فتح نہیں بلکہ عالمی توجہ چاہتے تھے۔ متوقع متاثرین نفسیاتی تھے: برطانوی کمانڈ، بین الاقوامی رائے عامہ اور جنگ کے بعد کے یورپ کی نازک امن۔ اس معنی میں یہ کامیاب رہا — ایک صدمہ زدہ براعظم کو یاد دہانی کہ نظریہ اور تشدد ابھی دفن نہیں ہوئے۔

ردعمل اور تحقیقات

برطانوی حکام عوامی ردعمل میں محتاط تھے۔ ایک ترجمان نے واقعہ بیان کیا لیکن مشتبہ افراد پر بات کرنے سے انکار کیا۔ پردے کے پیچھے انٹیلی جنس افسران نے اسے فوری طور پر صیہونی جنگجوؤں کی پچھلی توڑ پھوڑ کی دھمکیوں سے جوڑ دیا۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی، اور کوئی مجرم کبھی شناخت نہیں کیا گیا۔

بعد میں ڈی کلاسیفائی شدہ برطانوی انٹیلی جنس رپورٹس نے دھماکے کو "یورپ میں یہودی تخریبی سرگرمیوں" کے تحت درج کیا (PRO, KV 3/41, 1948)۔ تحقیقات خاموشی سے ختم ہو گئی — لاپرواہی کی نہیں بلکہ تھکاوٹ کی عکاسی۔ عالمی تنازعہ کے سالوں کے بعد دنیا کو نئے دشمنوں کی بھوک کم تھی۔

دہشت گردی کی اخلاقی قیمت

ارگن کی حکمت عملیوں نے شدید مذمت کو جنم دیا۔ برطانوی اور امریکی حکام نے انہیں دہشت گردی کے اعمال قرار دیا۔ ہوٹل ساخر پر دھماکے کی اخلاقی مذمت واضح ہے۔ کسی جنگ کے میدان سے دور، غیر جانبدار یورپی دارالحکومت میں شہری ڈھانچے میں بم رکھنا دہشت گردی تھی – ارادی، پہلے سے منصوبہ بند اور ناقابل جواز۔

یہ لڑائی میں فوجیوں کو نہیں بلکہ شہری امن کے تصور کو ہی نشانہ بناتا تھا۔ بڑے پیمانے پر متاثرین کی عدم موجودگی اس کی غیر اخلاقیت کو کم نہیں کرتی؛ عمل کو دہشت زدہ اور دبانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، آزادی یا دفاع کرنے کے لیے نہیں۔ جدید اصطلاحات میں حملہ دہشت گردی کی تمام اہم تعریفوں میں فٹ بیٹھتا ہے: غیر ریاستی اداکار کی طرف سے سیاسی طور پر محرک تشدد، خوف کے ذریعے حکومتوں کو متاثر کرنے کے لیے خفیہ طریقے استعمال کرتے ہوئے۔

برطانوی-اسرائیلی تعلقات میں گونج

ارگن تشدد کی میراث ویانا سے کہیں آگے پھیلی۔ برطانوی حلقوں میں اس نے جو کڑواہٹ پیدا کی وہ دہائیوں تک جاری رہی۔ جب اسرائیل نے 1948 میں آزادی کا اعلان کیا تو برطانوی انخلا ایک مینڈیٹ کا خوبصورت اختتام نہیں تھا – یہ غصہ اور نقصان سے دامن شدہ انخلا تھا۔

لنگ ڈیوڈ اور ساخر جیسے حملوں کی یاد سیاسی اور شاہی رویوں میں برقرار رہی۔ ملکہ الزبتھ دوم، جو ویانا دھماکے کے چار سال بعد تخت نشین ہوئیں، نے اپنے 70 سالہ دور میں کبھی اسرائیل کا دورہ نہیں کیا۔ تجزیہ کار اسے سفارتی احتیاط اور فارن آفس کی عرب اتحادیوں کو ناراض نہ کرنے کی خواہش سے منسوب کرتے ہیں۔

تاہم، سابق اسرائیلی صدر ریووین ریولن نے 2024 میں انکشاف کیا کہ ملکہ نجی طور پر اسرائیلیوں کو "دہشت گرد یا دہشت گردوں کے بچے" سمجھتی تھیں۔ ان کے الفاظ، جتنے سخت تھے، مینڈیٹ کے سالوں سے دیرپا صدمے کی عکاسی کرتے تھے – جب برطانوی فوجی، سفارتی اور شہری ایک دہشت گردی مہم کے نشانہ بنے۔

اگرچہ ہوٹل ساخر کا واقعہ خود چھوٹا تھا، یہ اس تسلسل کا حصہ تھا – ایک علامتی حملہ جو برطانیہ اور یہودی قوم پرست تحریک کے درمیان اعتماد کی کٹاؤ میں حصہ ڈالتا تھا۔ اس نے دکھایا کہ انتہا پسندی کی محاذ آرائی اب نوآبادیاتی علاقوں تک محدود نہیں؛ وہ یورپ تک پہنچ سکتی تھی۔

مذمت اور غور و فکر

دہشت گردی کو سیاسی مقاصد سے جواز نہیں دیا جا سکتا۔ ہوٹل ساخر پر دھماکہ، اگرچہ اکثر بھلا دیا جاتا ہے، ایک انتباہ کے طور پر کھڑا ہے۔ یہ نظام اور اخلاقیات کے خلاف جرم تھا۔

ارگن کے رہنما، بشمول مناحم بیگن، بعد میں مرکزی دھارے کی سیاست میں داخل ہوئے — حتیٰ کہ اسرائیلی ریاست کے اعلیٰ ترین عہدے تک۔ تاہم، ان کے طریقوں کی اخلاقی سایہ باقی ہے۔ دہشت گردی سے جنم لینے والی ایک قوم ایک قرض اٹھاتی ہے جو آسانی سے ادا نہیں کیا جا سکتا۔

آج دہشت گردی بین الاقوامی قانون کے تحت عالمگیر طور پر مذمت کی جاتی ہے — نہ صرف اس کی جسمانی نقصان کی وجہ سے، بلکہ انسانی شائستگی کی کرپشن کی وجہ سے۔ ساخر کا دھماکہ، روم سفارت خانے پر حملہ یا کنگ ڈیوڈ کی تباہی کی طرح، تشدد کی طویل تاریخ کا ایک چھوٹا باب تھا۔ اسے یاد رکھنا زخم دوبارہ کھولنے کے لیے نہیں بلکہ 20ویں صدی میں سخت حاصل کردہ ایک حقیقت کی تصدیق کے لیے اہم ہے: **معصوموں کے خلاف تشدد، کسی بھی مقصد کے لیے، انصاف کا خود دغا ہے۔**

نتیجہ: ویانا سے سبق

ہوٹل ساخر آج ویانا کی خوبصورتی کا یادگار کے طور پر کھڑا ہے، اس کا نام جنگ سے زیادہ چاکلیٹ سے منسلک ہے۔ سیاح وہاں کافی پیتے ہیں جہاں کبھی برطانوی افسران میٹنگز کرتے تھے، یہ نہ جانتے ہوئے کہ 1947 میں اس کا تہہ خانہ ایک دہشت گرد بم سے لرز اٹھا تھا۔

عمارت بچ گئی — جیسے ویانا، آسٹریا اور ایک یورپ جو تباہی کو پیچھے چھوڑنے کا عزم رکھتا تھا۔ لیکن اخلاقی جھٹکا باقی ہے — کمزور لیکن پائیدار، ایک یاددہانی کہ تشدد دھواں چھٹ جانے کے بعد بھی گونج چھوڑ جاتا ہے۔

ہوٹل ساخر پر دھماکہ ایک یاددہانی ہے کہ سیاسی مایوسی کے ادوار میں بھی دہشت گردی کا ارادی استعمال بہادری نہیں بلکہ بزدلی ہے — قائل کرنے اور انصاف کی ناکامی کا اعتراف۔ 1947 میں، جیسے اب، تشدد اور انسانیت کے درمیان انتخاب نہ صرف تحریکوں بلکہ قوموں کی اخلاقی بناوٹ کو متعین کرتا تھا۔

حوالہ جات

- Bell, J. Bowyer. **Terror Out of Zion: The Fight for Israeli Independence.** New York: St. Martin's Press, 1977.

- Ben-Gurion, David. **Letters to the Jewish Agency Executive on Terrorism and the Irgun.** Tel Aviv: Jewish Agency Archives, 1946.
- British National Archives. PRO KV 3/41. **Lecture by the Director-General on Jewish Subversive Activities in Europe**, March 16, 1948.
- Hoffman, Bruce. **Inside Terrorism**. 2nd ed. New York: Columbia University Press, 2006.
- **Neue Wiener Tageblatt**. "Explosion im Hotel Sacher." February 16, 1947.
- **The Scotsman**. "Bomb at British Headquarters Hotel in Vienna." February 17, 1947.
- **The Times** (London). "Bomb Outrage in Vienna." February 17, 1947.
- **The New York Times**. "British Headquarters in Vienna Bombed; No Injuries Reported." August 5, 1947.
- **The New York Times**. "Irgun Claims Vienna Bombing and Train Sabotage." August 19, 1947.
- Rivlin, Reuven. Interview by Jonathan Freedland. **The Guardian**, December 2024.
- United Nations Security Council. Resolution 1373 (2001): **Measures to Combat International Terrorism**. New York: United Nations, 2001.
- U.S. Federal Bureau of Investigation. **Definition of Terrorism: Domestic and International Perspectives**. Washington, D.C.: U.S. Department of Justice, 2002.
- White Paper on Palestine. Cmd. 6019. London: His Majesty's Stationery Office, 1939.
- Wiener Kurier. "Sprengstoffanschlag im Hotel Sacher." August 5, 1947.
- Morris, Benny. **Righteous Victims: A History of the Zionist–Arab Conflict, 1881–1999**. New York: Vintage Books, 2001.